الغدیر

کا

ایک جائزہ

ابوالفضل اسلامی

www.ketab.ir

کتاب کا نام........................"الغدیر" کا ایک جائزہ
مصنف.....................................ابوالفضل اسلامی
مترجم....................................سید قلبی حسین رضوی
اصلاح ونظر ثانی......................سید احتشام عباس زیدی
ناشر.........مرکز نشر واشاعت مجمع جہانی اہلبیت علیہم السلام
طبع...اول
سال طبع.................................شوال ۱۴۲۳ھ
تعداد...۳۰۰۰
مطبع...لیلا

ISBN: 964-7756-17-8

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

جمہوری اسلامی ایران-تہران-پوسٹ بکس نمبر:۱۴۱۵۵/۷۳۶۸
ٹیلیفون نمبر:۸۹۰۷۲۸۹-۲۱-۰۰۹۸
فیکس نمبر:۸۸۹۳۰۶۱-۲۱-۰۰۹۸

www.ketab.ir

فہرست

● پیش لفظ ۹
● فرزند کعبہ ۱۳
● تین نفری گروہ میں سے ایک ۱۷
● اعزہ کی دعوت ۱۹
● پیغمبرؐ کیلئے جان کی قربانی ۲۱
● وہ تلوار اب بھی میرے پاس ہے ۲۵
● جنگ بدر کا فاتح سپاہی دولہا بنا ۲۷
● پیغمبر اکرمؐ کا تنہا دوست ۳۱
● مظلوم! اور وہ بھی کیسا مظلوم! ۳۹
● بے مثال عظمت ۴۵
● علیؑ نامور علمی شخصیتوں کی نظر میں ۵۱
● ابن ابی الحدید کے حیرت انگیز اعترافات ۶۷

www.ketab.ir

● غدیر کا واقعہ...۸۳
● علاّمہ امینی (رح)..۸۵
□ علاّمہ کا خاندان...۸۶
□ معنوی تربیت...۸۷
□ صفات اور خصوصیات...۸۹
□ علمی حیثیت...۸۹
□ تألیفات...۹۲
□ کتب خانہ امیر المؤمنین کی تأسیس...۹۴
□ تقریر و بیان...۹۶
□ تحقیقی سفر...۹۶
□ ایک دینی و سماجی مصلح...۹۷
□ مقاصد...۹۸
□ وفات...۹۹
□ ''الغدیر'' کے بارے میں...۱۰۰
□ مطالعہ ''الغدیر'' کا خاکہ...۱۰۳
● پہلی فصل -- غدیر کی تاریخی اہمیت...۱۰۵
● دوسری فصل -- غدیر کا واقعہ...۱۱۳
● تیسری فصل -- غدیر پر خدا کی توجہ...۱۲۱
□ آیات...۱۲۲
□ غدیر کا واقعہ اسلام کے مسلّم حقائق میں سے ہے...۱۲۳

www.ketab.ir

□ آیۂ اکمال دین ۱۲۵

□ اہل سنت کے بزرگوں کا نظریہ ۱۲۷

□ آلوسی کی حقیقت سے چشم پوشی ۱۲۸

□ آیۂ عذاب واقع ۱۳۰

□ ابن تیمیہ کا شک ۱۴۳

● چوتھی فصل -- غدیر پر اسلام کی توجہ ۱۴۵

□ مبارکبادی کا واقعہ ۱۴۸

□ چند دیگر علماء اور مؤرخین ۱۴۹

□ غدیر کے عید کا دن ہونے پر تاکید ۱۵۵

□ شک پیدا کرنے والوں کے شبہات ۱۵۹

● پانچویں فصل -- اصحاب اور غدیر کا واقعہ ۱۶۳

● چھٹی فصل -- تابعین اور واقعۂ غدیر ۱۹۱

● ساتویں فصل -- مختلف صدیوں کے علماء اور واقعہ غدیر ۲۰۱

● آٹھویں فصل -- غدیر کے موضوع پر علماء کی خصوصی تالیفات ۲۲۱

● نویں فصل -- واقعۂ غدیر اور ادباء و شعراء ۲۳۱

● دسویں فصل -- واقعۂ غدیر سے احتجاج و استدلال ۲۳۹

□ ۱۔ پیغمبر اسلامؐ کی رحلت کے بعد حضرت علیؑ کا استدلال ۲۴۰

□ ۲۔ حضرت زہراؑ کی گواہی اور استدلال ۲۴۵

□ ۳۔ سبط پیغمبرؐ حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کا استدلال ۲۴۵

□ ۴۔ سبط پیغمبرؐ حضرت امام حسینؑ کا استدلال ۲۴۶

www.ketab.ir

❑ ۵۔ عبداللہ ابن جعفر کا استدلال ۲۴۷
❑ ٦۔ برد کا عمرو عاص پر استدلال ۲۴۹
❑ ۷۔ عمرو عاص کا معاویہ پر استدلال ۲۵۰
❑ ۸۔ عمار بن یاسر کا عمرو عاص کے سامنے استدلال ۲۵۱
❑ ۹۔ اصبغ بن نباتہ کا استدلال ۲۵۱
❑ ۱۰۔ ایک جوان کا ابوہریرہ کیلئے استدلال ۲۵۳
❑ ۱۱۔ ایک آدمی کا زید بن ارقم سے استدلال ۲۵۳
❑ ۱۲۔ معاویہ کے سامنے قیس بن سعد کا استدلال ۲۵۳
❑ ۱۳۔ عمرو اودی کا حدیث غدیر سے استدلال ۲۵۵
❑ ۱۴۔ دارمیہ حجونیہ کا استدلال ۲۵۵
❑ ۱۵۔ عموی خلیفہ عمر ابن عبدالعزیز کا استدلال ۲۵٦
❑ ۱٦۔ نتیجہ ۲۵۸
● گیارہویں فصل -- واقعہ غدیر کی حدیث کے صحیح ہونے کی تائید ۲۵۹
● بارہویں فصل -- روداد غدیر اور کتابیں ۲۷۱

www.ketab.ir

حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ہوتا ہے کائنات کی ہر چیز اپنی صلاحیت وظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتی ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے اور غنچہ وکلیاں رنگ ونکھار پیدا کرلیتی ہیں تاریکیاں کافور اور کوچہ وراہ اجالوں سے پرنور ہوجاتے ہیں، چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہر فرد اور ہر قوم نے قوت وقابلیت کے اعتبار سے فیض اٹھایا۔

اسلام کے مبلغ وموسس سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حراء سے مشعل حق لے کر آئے اور علم و آگہی کی پیاسی اس دنیا کو چشمۂ حق وحقیقت سے سیراب کردیا، آپ کے تمام الٰہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا، اس لئے ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمراں ایران وروم کی قدیم تہذیبیں اسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑگئیں، وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت وعمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ، ولولہ اور شعور نہ رکھتے تو مذہبِ عقل وآگہی سے روبرو ہونے کی توانائی کھودیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک چوتھائی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان ومذاہب اور تہذیب وروایات پر غلبہ حاصل کرلیا۔

اگرچہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ گرانبہا میراث کہ جس کی اہل بیت علیہم السلام اور ان کے پیرووں نے خود کو طوفانی خطرات سے گزار کر حفاظت وپاسبانی کی ہے، وقت کے ہاتھوں خود فرزندان اسلام کی بے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنائیوں کا شکار ہوکر اپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کردئی گئی تھی، پھر بھی حکومت وسیاست کے عتاب کی پروا کئے بغیر مکتب اہل بیت علیہم السلام نے اپنا چشمۂ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر علماء ودانشور دنیائے اسلام کو تقدیم کئے جنھوں نے بیرونی افکار و نظریات سے متاثر اسلام وقرآن مخالف فکری ونظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگین تحریروں اور تقریروں سے مکتب اسلام کی پشتپناہی کی ہے اور ہر دور اور ہر زمانے میں ہر قسم کے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا ہے، خاص طور پر عصر حاضر میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگاہیں ایک بار پھر اسلام وقرآن اور مکتب اہل بیت علیہم السلام

کی طرف اٹھی اور گڑی ہوئی ہیں، دشمنان اسلام اس فکری ومعنوی قوت واقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام اس مذہبی اور ثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کامیاب وکامران زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین وبے تاب ہیں، یہ زمانہ علمی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشر واشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھا کر انسانی عقل وشعور کو جذب کرنے والے افکار ونظریات دنیا تک پہنچائے گا، وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا۔

(عالمی اہل بیت کونسل) مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیت عصمت و طہارت کے پیروؤں کے درمیان ہم فکری ویکجہتی کو فروغ دینا وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھایا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے، تاکہ موجودہ دنیائے بشریت جو قرآن وعترت کے صاف وشفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق ومعنویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان وولایت سے سیراب ہوسکے، ہمیں یقین ہے عقل وخرد پر استوار ماہرانہ انداز میں اگر اہل بیت عصمت وطہارت کی ثقافت کو عام کیا جائے اور حریت وبیداری کے علمبردار خاندان نبوت ورسالت کی جاوداں میراث اپنے صحیح خدوخال میں دنیا تک پہنچادی جائے تو اخلاق وانسانیت کے دشمن، انانیت کے شکار، سامراجی خوں خواروں کی نام نہاد تہذیب وثقافت اور عصر حاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے تھکی ماندی آدمیت کو امن ونجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔

ہم اس راہ میں تمام علمی وتحقیقی کوششوں کے لئے محققین ومصنفین کے شکر گزار ہیں اور خود کو مؤلفین ومترجمین کا ادنیٰ خدمتگار تصور کرتے ہیں، زیر نظر کتاب، مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج واشاعت کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، فاضل علاّم آقای ابوالفضل اسلامی کی گرانقدر کتاب الغدیر کو سید قلبی حسین رضوی نے اردو زبان میں اپنے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے ہم دونوں کے شکر گزار ہیں اور مزید توفیقات کے آرزومند ہیں، اسی منزل میں ہم اپنے تمام دوستوں اور معاونین کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنھوں نے اس کتاب کے منظر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھائی ہے، خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کا باعث قرار پائے۔

والسلام مع الاکرام

مدیر امور ثقافت، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.kitabi.ir

باسمہ تعالیٰ

پیش لفظ

۱۳۷۹ ہجری شمسی میں ۶ فروردین[۱] اور ۲۴ اسفند کو ایک ہی سال میں دو عید غدیر واقع ہوئیں۔ اسی لئے اسلامی انقلاب ایران کے قائد حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی نے اس سال (۱۳۷۹ھ ش) کو حضرت علی علیہ السلام کے نام گرامی سے منسوب فرما کر "امام علیؑ سال" قرار دیا تاکہ اس سال کے دوران حکام، ایران کے محترم عوام، تنظیمیں، ادارے اور مکتب اہل بیتؑ سے وابستہ افراد اس مرد حق (حضرت علی علیہ السلام) کے آسمانی تعلیمات اور ملکوتی فضائل سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند ہو کر حتی المقدور ان تعلیمات کو اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں عملی جامہ پہنائیں۔

اسی سلسلہ میں اس حقیر نے بھی چاہا کہ اس وسیع فیض سے استفادہ کر کے اپنی آخرت کیلئے کچھ زاد راہ کا بندوبست کروں اور صاحب ولایت، وصی رسالتؐ اور شفیع قیامت کی بارگاہ میں اظہار ادب، مؤدت و عقیدت کا شرف حاصل کروں۔ یہ سطور اور صفحات میرے ان ہی دلی جذبات اور آرزوؤں کے شاہد ہیں۔ امید ہے میری یہ حقیر کوشش بارگاہ رب العزت میں قبول ہو جائے۔

حضرت علی علیہ السلام کی بابرکت زندگی کا ہر پہلو سراسر حق و حقیقت ہے کیونکہ:

۱۔ فروردین ایران میں ہجری سال کا پہلا مہینہ اور اسفند اس کا آخری اور بارہواں مہینہ ہے۔

www.ketab.ir

۱۔ "علی مع الحق و الحق مع علی"[۱]

یقیناً حق علیؑ کے ساتھ اور علی کا ہے جیسے کہ علیؑ حق کے ساتھ اور حق کیلئے ہے۔ باطل کی سیاہی و گرد و غبار آپؑ کے نورانی اور ہمیشہ تابناک چہرے کو نہ چھپا سکے ہیں اور نہ آئندہ چھپا سکیں گے۔ لہذا زمانہ جتنا بھی گذرتا جارہا ہے حقیقت زندگی کے دلدادوں اور عبودیت کے عاشقوں کیلئے آپؑ کی سیرت اور پاکیزہ روش اور آپؑ کے کلام کا مشعل ہونا روز بروز روشن و تابناک اور قابل عمل ہوتا جارہا ہے۔

۲۔ آپ عدل قرآن اور ایک ایسی کتاب کا علم ہیں کہ جس نے آپؑ کو حوض کوثر کی منزل تک ابدی حجیت و مرجعیت کا مرتبہ بخشا ہے اور یہ مرجعیت فکری، علمی، سیاسی و شرعی اس امر کی متقاضی ہے کہ ہر زمانہ کے لوگ اپنی محدود ظرفیت کے مطابق اس لامتناہی سمندر سے فیض حاصل کریں۔ اور ہم بھی اپنی محدودیت اور تنگ دامانی کے پیش نظر اس بحر بیکراں میں کودنے سے اجتناب کرتے ہوئے صرف اس عظیم شخصیت کی عظمتوں اور ظہور کے چند نمونوں کو ضبط تحریر میں لاکر خود کو عدل کتاب اور علم کے اس لامتناہی سمندر کے ساحل تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ معرفت و ہدایت کے اس بحر بیکراں سے چند قطرے حاصل کرسکیں۔

آپ کی روشن اور نمایاں زندگی کے پہلوؤں میں سے ایک غدیر کی داستان ہے جو صدر اسلام سے آج تک پوری تاریخ اسلام پر چھائی رہی ہے۔ یہ واقعہ، قرآن مجید کی تفسیر و تاویل کرنے والوں، سیرت و تاریخ لکھنے والوں، شعر و ادب کے عشّاقوں، حدیث، و درایہ پر دسترس رکھنے

۱۔ اس حدیث کا مضمون سنت کے قطعیات و مسلمات میں سے ہے، جسے شیعہ و سنی محدثین نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل کتابوں کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے: مناقب خوارزمی، الامامۃ والسیاسۃ دینوری، ربیع الابرار زمخشری، الفردوس دیلمی، فضائل الصحابۂ سمعانی و مجمع الزوائد ہیثمی، کفایۃ گنجی، تفسیر فخر رازی، مستدرک حاکم نیشاپوری، سنن ترمذی، مسند ابی یعلی، مناقب ابن مردویہ، فرائد السمطین حموی، تاریخ بغداد خطیب اور دیگر مصادر و مآخذ۔

www.ketab.ir

والے محدثوں اور استدلال و برہان لکھنے والا متکلموں وغیرہ کے ذریعہ وسیع پیمانے پر موضوع بحث وتفسیر قرار پایا ہے عصر جدید کی ایک نامور شخصیت فاضل محقق اور شہرۂ آفاق متکلم علامہ امینیؒ نے غدیر کے اس عظیم واقعہ پر ایک ایسی سیر حاصل بحث وتحلیل کی ہے کہ انصافاً ماننا پڑے گا کہ ولایت کے اس مخلص سرباز و فداکار حامی کے ساتھ اس زمان ومکان اور امکانات اور وسائل کے فقدان میں اگر عنایت الٰہی شامل حال نہ ہوتی تو اس مجموعہ کی تألیف ہرگز ممکن نہ تھی۔

اس لئے انصاف کا تقاضا ہے کہ اس گراں بہا کتاب پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر کچھ برجستہ موضوعات کو مکتب امامت کے عاشقوں کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کیا جائے۔

قابل ذکر ہے کہ یہ کام مجلس خبرگان کے ایک محترم رکن حضرت آیۃ اللہ حاج سید حسن موسوی شالی کی تجویز پر انجام پایا ہے، میں موصوف کا، جو اس طرح کے کاموں میں ہمیشہ حقیر کی حوصلہ افزائی کرنے کے علاوہ مساعدت بھی کرتے رہے ہیں اور جناب حجۃ الاسلام شیخ محمد امینی، جنہوں نے اس کتاب کی تصحیح اور مقابلہ خوانی میں مدد کی ہے نیز جناب حجۃ الاسلام حاج شیخ مھدی اسلامی، جنہوں نے اس مسودہ کی اصلاح وایڈیٹنگ میں تعاون فرمایا ہے، کا شکرگزار ہوں۔ خدا کرے یہ ناچیز خدمت بارگاہ رب العزت میں قبول ہوجائے۔ آمین!

قم۔ حوزہ علمیہ

ابوالفضل اسلامی

www.ketab.ir